باطل فرقوں اور گمراہ کن تنظیموں سے آگاہ کرنا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمان الرحیم

باطل فرقوں اور گمراہ کن تنظیموں سے آگاہ کرنا اہل سنت کا اصول

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کا معمول

بعض سادہ لوح افراد کا یہ ماننا ہے کہ ہم ظاہر کا اعتبار کرنے کے پابند ہیں، اور ہمیں ہر کلمہ گو کے ساتھ اچھا گمان رکھنا چاہیے، کیوں کہ ہرکسی کے پاس کچھ نہ کچھ خیر رہتا ہے، لہذا ہم کسی کے تعلق سے کسی کو چوکنا نہ کریں۔

شریعت کی رو سے یقیناً ہم ظاہر کے پابند ہیں، اور اہل علم کسی بھی باطل فرقہ اور گمراہ کن تنظیم کی ظاہری سرگرمیوں کی بنا پر ہی ان سے چوکنا کرتے ہیں ، کیوں کہ منحرف افکار اور غلط طریقہ کار اختیار کرنے والوں سے چوکنا کرنا اہل سنت کا اصول اور رسول اللہ ﷺ اور صحابہ و تابعین کا معمول رہا ہے، جیسا کہ گزشتہ آرٹیکلز میں ہم یہ بات واضح کرچکے ہیں، علاوہ ازیں رسول اللہ ﷺ نے متشابہ آیات کے پیچھے لگے رہنے والوں سے امت کو چوکنا کیا

(صحیح البخاری:4547)

اور بالخصوص خوارج کے متعلق فرمایا کہ جہاں کہیں تمہیں یہ ملیں تم ان کا قتل کرو کیوں کہ ان کے قاتل کے لیے روز قیامت اجر عظیم ہے۔

(صحیح البخاری:5057)

اورنبی کا فرمان ہے کہ اگر یہ مجھے مل جائے تو میں انہیں قوم عاد کی طرح قتل کروں گا ۔

(صحیح البخاری:7432)

ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مشرکین سے جنگ کرنے سے زیادہ خوارج سے جنگ کرنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ: 37886)

امام ابن ہبیرہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس کی حکمت یہ ہے کہ خوارج سے جنگ کرنے میں اسلام کے اصل

سرمایہ کی حفاظت ہے، اور مشرکین سے جنگ کرنے میں نفع حاصل کرنا ہے، اور اصل سرمایہ کی حفاظت نفع حاصل کرنے سے زیادہ ضروری ہے ۔

(فتح الباری لابن حجر:37886)

اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے معاذہ عدویہ نے حائضہ کی نمازوں کی قضا کے متعلق سوال کیا تو ام المومنین نے انہیں خوارج سے چوکنا کرتے ہوئے پوچھا کہ کیا تم حروریہ (خارجی) ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ میں حروریہ نہیں ہوں ، لیکن (معلومات حاصل کرنے کے لیے) سوال کر رہی ہوں ۔

(صحیح مسلم :ح69)

معاذہ عدویہ کے جواب سے پتہ چلتا ہے کہ گمراہ افکار و افراد سے عوام کوبھی واقف رہنا چاہیے جیسا کہ وہ ان سے واقف تھیں اسی لیے کہا کہ میں حروریہ (خارجیہ) نہیں ہوں ، اورگروہ خوارج سے واقف نہ ہوتیں تو ان کا جواب اس طرح نہیں ہوتا بلکہ سوال یہ ہوتا کہ حروری کون ہیں؟

مزید پتہ چلا کہ عوام کبھی طہارت ونماز کے مسائل سے ناواقف رہ سکتی ہے، لیکن غلط نظریات کے حاملین سے انہیں واقفیت ضرور رہنی چاہیے۔

جہاں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے گمراہوں سے چوکنا کیا وہیں حذیفہ رضی اللہ عنہ جیسے صحابہ کرام بھی خوداپنے طور پر شر سے بچنے کی فکر کرتے اور رسول اللہ ﷺ سے شر کے متعلق سوالات کیا کرتے تھے۔

(صحیح البخاری:ح3606)

وہب بن منبہ رحمہ اللہ اپنے کمسن سادہ لوح شاگردوں سے فرماتے کہ تم خوارج سےہوشیار رہنا کہ کہیں وہ تمہیں اپنی گمراہ سوچ و افکار میں پھنسا نہ لیں کیوں کہ وہ اس امت کے لیے شر ہیں۔

(سیرآعلام النبلاء، الطبقة الثانیة، وهب بن منبه: ج4،ص553)

امام آجری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قدیم و جدیدزمانے کے اہل علم میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ خوارج نمازی ، روزے دار، اور بڑے عبادت گزار ہونے کے باوجود بہت بری قوم ہیں، جو اللہ اور اس کے رسول کے نافرمان ہیں ، ان کی یہ ساری عبادتیں ان کے لیے کار آمد نہیں ہو، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا اظہار کرتے ہیں اور یہ بھی ان کے لیے مفید نہیں کیونکہ یہ ایسی قوم ہیں جو اپنی خواہشات کی بنا پر قرآن کی تاویل کرتے ہیں، اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں اسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں چوکنا کیا نبی ﷺ نے ہمیں آگاہ کیا خلفائے راشدین نے ان سے ہوشیارکیا اور دیگر صحابہ و تابعین نے بھی ان کے خلاف شعور بیدار کیا اس لیے کہ یہ اور ان کے پیروانجاس وار جاس (نجس و ناپاک) ہیں، جو حاکموں کے خلاف بغاوت کرتے ہیں اور مسلمانوں کے قتل کو حلال سمجھتے ہیں۔۔

(الشریعہ ، باب ذم الخوارج،ج1،ص325)

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ خوارج یہودونصاری سے زیادہ مسلمانوں کےلیےشر ہیں کیونکہ وہ ہراس مسلمان کے قتل کے درپے رہتے ہیں جو ان کا موافق نہ ہو، مسلمانوں کی جان ومال اور ان کی اولاد کوحلال سمجھتے ہیں اور انہیں کافر قرار دیتے ہیں بلکہ ان کی بڑی جہالت اور گمراہ کن بدعت کی وجہ سے انہی کاموں کو دین سمجھتے ہیں ۔

(منہاج السنہ النبویہ الفصل السادس ،ج10،ص248)

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خوارج اگر طاقتور ہوجائیں تو عراق وہ کہ شام ، ساری زمین میں فساد مچادیں ، نہ کسی چھوٹے بچے کو چھوڑیں اور نہ ہی کسی بچی کو ، نہ ہی کسی مرد کو بخشیں نہ ہی کسی عورت کو کیونکہ ان کے نزدیک لوگ اس قدر بگڑچکے ہیں کہ ان تمام کو قتل کرنا ہی ان کے سدھار کا واحد راستہ ہے۔۔۔

(البدایہ والنہایہ ج10،ص584)

امام ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ خوارج کی ابتدا عراق سے ہوئی ہے

(فتح الباری، المقدمہ)

تعجب کی بات ہے کہ امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے ساری دنیا میں خوارج کے شروفساد کے لیے عراق اور شام کا نام لیا ، بالکل اسی طرح امام ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی خوارج کی ابتدا عراق سے ہی بتلائی اور آپ دیکھ لیے کہ موجودہ دور کے خوارج یعنی تنظیم داعش عراق سے ہی نکلی ہے

آپ دیکھ لیجئے کہ نبی سے لیکر عصر حاضر کے تمام علماء تک، ہر عالم نے گمراہ فرقوں اور باطل فرقوں سے آگاہ کرنا امت مسلمہ کے نوجوانوں کیلئے ضروری سمجھا کیونکہ وہ اس بات کو جانتے تھے کہ امت مسلمہ کے نوجوان جذباتی ہونے کی وجہ سے ان گمراہ تنظیموں کا بہت جلد شکار بن جاتے ہیں اسی لئے انہوں نے ہر دور میں اپنی ذمہ داری بخوبی نبھاتے ہوئے امت مسلمہ کو ان خارجی تنظیموں سے آگاہ کیا تو ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ان تنظیموں کی سازش کو بھانپتے ہوئے اور اسلاف کے نقش قدم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے احباب کو ان خارجی فکر کی تنظیموں کی سازشوں سے بروقت آگاہ کریں تاکہ ہمارے احباب نیکی کے جذبے میں ان تنظیموں کی فکر کا شکار نہ ہوجائیں اللہ ہمارا حامی وناصر ہو

والسلام علیکم ورحمہ اللہ وبرکاتہ

[علامہ یوسف القرضاوی ، اخوان المسلمون اور قطر]

مصری نژاد یوسف عبداللہ القرضاوی قطر کی شہریت بھی رکھتے ہیں۔ ان کا شمار قطر کی انتہائی طاقتور شخصیات میں ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ قطری عمال حکومت علامہ القرضاوی کی بات کو حرف آخر قرار دیتے ہیں اور کسی کو ان کے حکم سے سرتابی کی اجازت نہیں ہوتی۔

علامہ یوسف القرضاوی کو دہشت گردی کی فہرست میں شامل کرنے کے لیے ماضی میں بھی کوششیں کی جاتی رہی ہیں مگر قطر نے ہرگام ہر علامہ القرضاوی کا نہ صرف دفاع کیا بلکہ ان کا نام دہشت گرد تنظیموں کی فہرست میں شامل ہونے سے روکنے کے لیے تمام ممکنہ اقدامات کیے۔

حال ہی میں سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحرین اور مصر نے ایک مشترکہ بیان میں یوسف القرضاوی کو دہشت گرد عناصر کی فہرست میں شامل کرتے ہوئے ان

کی حوالگی کا مطالبہ کیا۔

●●○○○ EE WiFiCall 22:49 100%

القائمة الكاملة

الأفراد:

1. خليفة محمد تركي السبيعي – قطري
2. عبدالملك محمد يوسف عبدالسلام – أردني
3. أشرف محمد يوسف عثمان عبدالسلام – أردني
4. إبراهيم عيسى الحجي محمد الباكر – قطري
5. عبدالعزيز بن خليفة العطية – قطري
6. سالم حسن خليفة راشد الكواري – قطري
7. عبدالله غانم مسلم الخوار – قطري
8. سعد بن سعد محمد الكعبي – قطري
9. عبداللطيف بن عبدالله الكواري – قطري
10. محمد سعيد بن حلوان السقطري – قطري
11. عبدالرحمن بن عمير النعيمي – قطري
12. عبدالوهاب محمد عبدالرحمن الحميقاني – يمني
13. خليفة بن محمد الربان – قطري
14. عبدالله بن خالد آل ثاني – قطري
15. عبدالرحيم أحمد الحرام – قطري
16. حجاج بن فهد حجاج محمد العجمي – كويتي
17. مبارك محمد العجي – قطري
18. جابر بن ناصر المري – قطري
19. يوسف عبدالله القرضاوي – مصري
20. محمد جاسم السليطي – قطري
21. علي بن عبدالله السويدي – قطري
22. هاشم صالح عبدالله العوضي – قطري
23. علي محمد محمد الصلابي – ليبي
24. عبدالحكيم بلحاج – ليبي
25. المهدي حاراتي – ليبي
26. إسماعيل محمد محمد الصلابي – ليبي
27. الصادق عبدالرحمن علي الغرياني – ليبي
28. حمد عبدالله الفطيس المري – قطري
29. محمد أحمد شوقي الإسلامبولي – مصري
30. طارق عبدالموجود إبراهيم الزمر – مصري
31. محمد عبدالمقصود محمد عفيفي – مصري
32. محمد الصغير عبدالرحيم محمد – مصري
33. وجدي عبدالحميد محمد غنيم – مصري
34. حسن أحمد حسن محمد الدقي الهوتي – إماراتي
35. حاكم عبيسان الحميدي المطيري – سعودي/كويتي
36. عبدالله محمد سليمان المحيسني – سعودي
37. حامد عبدالله أحمد العلي – كويتي

27. الصادق عبدالرحمن علي الغرياني – ليبي
28. حمد عبدالله الفطيس المري – قطري
29. محمد أحمد شوقي الإسلامبولي – مصري
30. طارق عبدالموجود إبراهيم الزمر – مصري
31. محمد عبدالمقصود محمد عفيفي – مصري
32. محمد الصغير عبدالرحيم محمد – مصري
33. وجدي عبدالحميد محمد غنيم – مصري
34. حسن أحمد حسن محمد الدقي الهوتي – إماراتي
35. حاكم عبيسان الحميدي المطيري – سعودي/كويتي
36. عبدالله محمد سليمان المحيسني – سعودي
37. حامد عبدالله أحمد العلي – كويتي
38. أيمن أحمد عبدالغني حسنين – مصري
39. عاصم عبدالماجد محمد ماضي – مصري
40. يحيى عقيل سالمان عقيل – مصري
41. محمد حمادة السيد إبراهيم – مصري
42. عبدالرحمن محمد شكري عبدالرحمن – مصري
43. حسين محمد رضا إبراهيم يوسف – مصري
44. أحمد عبدالحافظ محمود عبدالهدى – مصري
45. مسلم فؤاد طرفان – مصري
46. أيمن محمود صادق رفعت – مصري
47. محمد سعد عبدالنعيم أحمد – مصري
48. محمد سعد عبدالمطلب عبده الرازقي – مصري
49. أحمد فؤاد أحمد جاد بلتاجي – مصري
50. أحمد رجب رجب سليمان – مصري
51. كريم محمد محمد عبدالعزيز – مصري
52. علي زكي محمد علي – مصري
53. ناجي إبراهيم العزولي – مصري
54. شحاتة فتحي حافظ محمد سليمان – مصري
55. محمد محرم فهمي أبو زيد – مصري
56. عمرو عبدالناصر عبدالحق عبدالباري – مصري
57. علي حسن إبراهيم عبدالظاهر – مصري
58. مرتضى مجيد السندي – بحريني
59. أحمد الحسن الدعسكي – بحريني

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یوسف القرضاوی ایک

مجموعہ اضداد شخصیت ہیں۔ ان کی زندگی کے تمام مراحل فکری تغیرات پرمبنی ہیں۔ چونکہ ان کے پاس قطر کی شہریت ہے۔ اس لیے ان کی رائے سے اختلاف کو سرکار کی رائے سے انحراف سمجھا جاتا ہے۔العربیہ نے علامہ یوسف القرضاوی کی زندگی اور ان کی قدم قدم پر نظریات میں ہونے والی تبدیلیوں پر روشنی ڈالی ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ یوسف القرضاوی قطر کی مجبوری کیوں ہیں؟

بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ یوسف القرضاوی مصر کے سابق مرد آہن جمال عبدالناصر کے دور میں مصرکی ایک جیل میں بھی قید رہے۔ جہاں پر ان پر تشدد بھی کیا گیا۔ ان پر اخوان المسلمون سے تعلق اور صدرعبدالناصر کے قتل کے لیے ہونے والے مختلف حملوں میں ملوث ہونے کا الزام عاید کیا گیا۔

علامہ القرضاوی مصرمیں اپنے آبائی علاقہ صفط میں مذہبی مبلغ اور نکاح خوان بھی رہے۔ مگر انہوں نے افکار تبدیل کرتے ہوئے اخوان المسلمون کی نظریات اختیارکیے۔ اپنے علمی اثرو رسوخ کی بناء پر انہوں نے جامعہ الازہر میں اصول دین کے شعبے سے بھی وابستگی اختیار کی اور اس خفیہ گروپ کا حصہ بھی بنے جو مصر میں حکومت کا تختہ الٹنے کے لیے تشکیل دیا گیا۔

مصر کے ایک سابق سیکیورٹی آفیسر نے علامہ یوسف القرضاوی کے بارے میں ’العربیہ ڈاٹ نیٹ‘ کو تفصیلات بتائیں کہ مصر کے سابق صدر جمال عبدالناصر اور ان کے انٹیلی جنس ادارے اخوان المسلمون کو توڑنے کے لیے خلاف توقع اقدامات کیے۔ اس وقت اخوان المسلمون کے اکابرین انتہا پسندانہ نظریات کو تیزی کے ساتھ ریاست کے خلاف استعمال کررہے تھے۔ اخوان نے اہم شخصیات پرقاتلانہ حملوں کے لیے ایک خفیہ سیل عبدالرحمان السندی نامی شخص کی قیادت میں تشکیل دے رکھا تھا۔ ملک بھرمیں ہونے والی ٹارگٹ کلنگ کارروائیوں میں اس گروپ کا گہرا ہاتھ تھا۔

عبدالرحمان السندی کو مختلف طریقوں سے جمال عبدالناصر نے قابو کرنے کی کوشش کی۔ بالآخر وہ اسے اپنی گرفت میں لانے میں کامیاب رہے۔ اس وقت اخوان المسلمون کی قیادت جماعت کے بانی حسن البنا کے پاس تھی۔ جمال عبدالناصر نے السندی کو نہر سویز میں شل کمپنی میں تعینات کیا اور اسے ایک گھر اور گاڑی بھی دی۔ اس کے بدلے میں السندی نے اخوان قیادت کے بارے میں تمام راز اگل دیے۔

علامہ یوسف القرضاوی کو مصر میں اپنے افکار کے فروغ میں مشکلات پیش آئیں تو انہوں نے قطر کو اپنے لیے ایک بہترین فورم سمجھا۔ انہوں نے قطر ہی میں اقامات اختیار کی اور وہاں پر درس و تدریس کا سلسلہ شروع کردیا۔ حتیٰ کہ انہوں نے اپنے مصری پاسپورٹ کی تجدید کے لیے وطن واپس آنا بھی گوارا نہ کیا۔ القرضاوی نے یہ بہانہ بنایا کہ چونکہ وہ جمال عبدالناصر کے مخالفین میں شامل ہیں۔ اس لیے اگر وہ واپس جاتے ہیں توانہیں حراست میں لیا جائے گا اور انہیں دوبارہ جیلوں میں تشدد کا نشانہ بنایا جائے گا۔

سنہ 1995ء میں علامہ القرضاوی قطر کے حکمران خاندان کی ہردلعزیز شخصیت بن گئے۔ انہوں نے قطری حکومت کے دفاع میں فتاویٰ دینا شروع کیے اور ہر اس تنظیم کا دفاع شروع کیا جس کا کسی نا کسی شکل میں تعلق اخوان المسلمون کے ساتھ تھا۔

جون 1995ء کو قطری ولی عہد الشیخ حمد بن خلیفہ نے اپنے والد کا تختہ الٹ کر اقتدار پر قبضہ کرلیا۔ اقتدار کی اس غیر قانونی تبدیلی میں بھی علامہ القرضاوی کا ہاتھ بتایا جاتا ہے۔ انہوں نے فتویٰ صادر کیا کہ اپنے والد کا تختہ الٹنے کی اسلام میں اجازت ہے۔ شہزادہ حمد نے اپنے والد کا تختہ الٹ اقتدار پر قبضہ کا فیصلہ ملک و قوم کے مفاد میں کیا ہے۔ ان کا اقدام قطری عوام اور مسلم امہ کی امنگوں کےعین مطابق ہے اور وہ ایک عرصے سے اس انقلاب کا مطالبہ کررہے تھے۔

یہ فتویٰ انہوں نے سابق امیر کے خلاف انتقام کے طور پرجاری کیا کیونکہ وہ القرضاوی کو ملک سے نکال باہر کرنے کے بارے میں سوچ رہے تھے۔

الشیخ خلیفہ بن حمد کے دور میں مصری دانشور اور صحافی رجاء النقاش کو اس وقت کے قطرکے سب سے بڑے اخبار 'الدوحہ' کا چیف ایڈیٹر مقرر کیا گیا۔ علامہ القرضاوی النقاش کے افکار ونظریات کے خلاف تھے اور اندر ہی اندر ان کے بارے میں بغض بھی رکھتے تھے۔ انہوں نے فکری اختلاف کی بناء پر رجاء النقاش کی تکفیر کا فتویٰ صادر کیا۔ ان کے اس فتوے سے ملک میں ایک نئی مذہبی کشمکش کا خدشہ پیدا ہوگیا اور امیر مملکت کو بھی القرضاوی کی سرگرمیوں سے خطرات لاحق ہوگئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ انہیں ملک سے نکالنے پر غور کررہے تھے۔ قریب تھا کہ ان کی قطری شہریت منسوخ کردی جاتی مگر القرضاوی کے مقربین نے بیچ بچاؤ کرکے انہیں بچالیا۔

القرضاوی کو امیر قطر کے اقدامات پرغصہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جب امیر قطر کے بیٹے نے باپ کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تو انہوں نے آئینی امیر قطر کے بجائے اس کے بیٹے کے انقلاب کی حمایت کی۔

'الجزیرہ' ٹی وی کے قیام کے بعد ٹی وی چینل نے امیر قطر کی ہدایت پر القرضاوی کے لیے خصوصی پروگرام شروع کیا۔ ٹی وی شو نے القرضاوی کی قطر میں مزید مذہبی دھاک بٹھا دی۔ وہ اپنی مادر جماعت اخوان المسلمون کے لیے اپنے قطری حامیوں کی مدد سے فنڈز اکٹھا کرتے اور اخوان المسلمون کو فراہم کرتے رہے۔

القرضاوی نے قطر میں اپنے علمی مقام و مرتبے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے فکری افکار کو مختلف دیگر چینل سے وسعت دینے کی کوششیں کیں۔ سوشل میڈیا اور ویڈیو شیئرنگ ویب سائیٹ یوٹیوب کی مدد سے اپنے پرتشدد نظریات پھیلائے۔ ان تمام مقاصد کے لیے انہیں قطری حکومت کی طرف سے فری ہینڈ دیا گیا۔

امیر قطر کے شامی رجیم اور لبنانی حزب اللہ کے ساتھ گہرے مراسم قائم ہوئے توان کے پیچھے بھی علامہ القرضاوی کے فتاویٰ کے اثرات تھے۔ علامہ القرضاوی بشارالاسد اور حزب اللہ کو عرب دنیا کے خلاف مغربی سازشوں کے سامنے مزاحمت کی علامت قرار دیتے۔

علامہ یوسف القرضاوی نے عراق پر یلغار کرنے والی امریکی فوج اور افغانستان میں غیرملکی افواج کے خلاف لڑنے کے جواز پر مبنی فتوے جاری کیے۔ انہوں نے سوڈان کی تقسیم روکنے کے لیے بھی فتویٰ دیا کیونکہ قطر شمالی اور جنوبی سوڈان میں علاحدگی کے ریفرنڈم کا حامی نہیں تھا۔

تیونس میں جب تک زین العابدین بن علی اقتدارپر فائز رہے تو وہ القرضاوی کے لیے قابل احترام تھے۔جب ان کا تختہ الٹ دیا گیا تو القرضاوی نے انہیں غبی قرار دیا۔

چونکہ قطر مصرمیں حسنی مبارک کی حکومت کے خلاف خروج[بغاوت] کا حامی تھا۔ یہی وجہ ہے کہ علامہ القرضاوی نے مصرمیں حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے مذہبی جواز پر مبنی فتویٰ صادر کیا۔

مصرمیں جب حسنی مبارک کا تختہ الٹ کر اخوان المسلمون کی حکومت قائم ہوئی تو اس کے خلاف بغاوت کو حرام قرار دیا کیونکہ اخوان المسلمون کی حکومت کو قطری حکومت کی حمایت حاصل تھی۔

ایک ٹی وی انٹرویو میں یوسف القرضاوی نے بتایا کہ جب مصر میں محمد مرسی ملک کے صدر بنے تو ایک موقع پر مرسی تقریر کررہے تھے اور اخوان کے ارکان ان کی تقریر پر کافی پرجوش تھے جب کہ ان کے وزیر دفاع [موجودہ صدر] عبدالفتاح السیسی اور وزیر داخلہ صدر مرسی کی تقریر پر قدرے خاموش تھے۔ مجھے اسی وقت اندازہ ہوگیا تھا کہ وزیر دفاع اور وزیر داخلہ مرسی کے ساتھ نہیں۔

لیبیا میں کرنل معمر قذافی کے خلاف علم بغاوت بلند

ہوا تو یوسف القرضاوی نے القذافی کے قتل کے حق میں فتویٰ دیا۔ بنغازی کی نیشنل انقلابی کونسل کے شعبہ اطلاعات کے انچارج مصطفیٰ غریانی نے اعتراف کیا ہے کہ قطر قذافی سے لڑنے کے لیے انہیں اسلحہ دینے کے لیے تیار تھا۔

سنہ 2022ء کے فٹ بال ورلڈ کپ کی میزبانی کے لیے جب قطر کا اعلان کیا گیا تو اس پر بعض ممالک کی طرف سے اعتراض کیا گیا۔ القرضاوی نے اس اعتراض کو بھی مسترد کردیا اور قطر میں فٹ بال ورلڈ کپ کی حمایت میں فتویٰ جاری کرکے ریاستی موقف کو مضبوط کیا۔

الغرض، علامہ یوسف القرضاوی نے قدم قدم پر قطر اپنے مذہبی افکار کو قطر کی ریاستی پالیسی کے دفاع کے لیے استعمال کیا۔ یہی وجہ ہے کہ قطر نے انہیں آج تک دہشت گردی کی فہرست میں شامل ہونے سے روکنے کے لیے تمام تر کوششیں بروئے کار لانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اپنی ویب سائیٹ پر القرضاوی نے اعتراف کیا ہے کہ اگر امیر قطر الشیخ حمد بن خلیفہ نہ ہوتے تو امریکی ان کا نام بھی دہشت گردوں کی فہرست میں شامل کرلیتے۔

بشکریہ العربیہ